

لهم إنا نسألك حسنة كل حسنة
و نسألك عذاب كل ذنب

شیخ عزیز محمد رستمی
دارالعلوم ندوه اسلامیه

ادھیگو = سید محمد شاہ الحسنی
معان = سید الاعظمی ندوی

جندہ بلاہ
سات رومنے
فوج ۴۰ ہے

Regd - No. L 1981

T A M E E R - E - H A Y A T

Phone No. 22948

دارالعلوم نظر و در العلیاء کا مشترکہ نصانی

القرآن العظيم

لار مولانا العالی الحسن علیہ السلام
اکس کتاب میں اسلامی تاریخ، نام و نسل اسلامی شخصیتوں، ہندوستان کی اسلامی تاریخ اور
اسکی ایجاد کے معماں و معاوق، اسلام اور ہندوستان کی تاریخ کا تعلاصہ مشتمل ہے۔
تاریخ اسلامیات حادثہ اور قصوری مختاریں اُنکے بیان، ہائی کوٹھیں کی
لئے بہرے دلائل سبقتی درستی میں سے خالی نہ ہو افسوس کی اچھے تجویز یا احتجاجت کی طرف رہیری
کرنا ہمیں طور پر یہی مصلحت نہ اس کردا خل نساب کیا ہے۔

مِدْرِسَةُ الدِّرْجَاتِ مَهْرَبُ الْعِلْمِ

جس جہاں مدرسہ مکھر کے ٹپڈا اعلیٰ ہوئے گئے ہیں، پڑھائیں یہ بول کو اسکا احساس
نہ کافی ہے کہ صرف دھمکی پہاڑ لگائیں اسے سو سال بڑھنے وظیفت کیسا تو مناسب
ہے اس کو تینیں۔ حاذل العقول نے اسی بیانات کے پیشہ نظر پوچھ لیتے رہن و خواہ نیا صاب کتب
ز کا امام شیعہ کر دیا ہے اور اسکی دو کتابیں تحریر الحدیث و تحریر السنویت ہو چکی ہیں، یہ عصالت
درود حکیم کے فدوی و مروہ آخر مصطفیٰ ندوی و مولا ناصر الداجادندوی و مولا ناصیمین اللہ

مذکور است

از مولانا امجد تاج ندوی
 اس کتاب میں صفتِ ان بانوں اور نکروں کا انتساب کیا ہے جنہیں کھان
 اس کتاب کی تحریکی و اخلاقی تربیت کا کام بھی فرستے ہیں اور اسلامی جذبات پر ایسا
 کرنے والی معاون تاثیرت پہنچاتی ہے، سیرتِ نبوی، تاریخ اسلام اور متون و مصادر علمی
 پغڑیاں کی شرکت کرنے والی زمین کی گئیں ہوں گے۔ باقاعدہ ادب کی بہترین نمائش کرتے ہیں
 خود کے کماں اور نشر جدید اور نظر کم تر کیم بھی شامل ہے۔ مدارس عربیہ کی ڈسی تعداد میں اسکی
 نسب اکیا ہے۔

مِنْجَانِاتٍ

از: سولانہ اکتوبرس اعلیٰ نندی
یہ کتاب ہر ہمیں ہر سوچ اور ہر عمل کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے
خنی خصیمات سے لے کر اس وقت تک ادب ہر جگہ کوئی کتاب اس کا بدل نہیں
پھر وہ دوسری کتابوں کا خروجیں بچ دیں اور یہیں پڑیں تھاں کے علاوہ مختون، ملیسا، نندی
ملکر، رنجاب، سعید، اس اور پوشتوں اور بہت سے کامیاب میں داخل نصاب ہے،
خانم کے کامیاب میں بھی داخل نصاب ہے۔
تمت حضراوں درست حسنہ دو ۔

Cover printed at Nadwa Press, Lucknow.

لِتَعْلِمُ حَيَا

پندرہ روزہ

۱۳۸۶ھ رجب

مطابق

۱۹۶۷ء اکتوبر ۲۵

سالانہ چندہ سات بیتے

چار روپے ششمائی

سی روپے فرماںی

سی روپے

جلد نمبر ۲۲ شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم کوئٹہ العلوم لکھنؤ شمارہ نمبر ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

”کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امت“

سعید الاعظمی ندوی

اٹھ

امامت اسلامیہ آج جس تاریخ کے دور سے گزر رہی ہے وہ اس امت کی تاریخ میں بہت اہم اور تشریشناک مرحلہ ہے، مسلمان جہاں بھی پائے جاتے ہیں خواہ دہ عالم اسلام ہو یا غیر اسلامی حاکم، ہر جگہ وہ من حیث القوم کردار، پس ماندہ، مظلوم اور زخم خودہ ہیں، ان کی حالت اسی مشکلت خودہ فوج کی سبب جو میدان جنگ سے پسپا ہو کر ٹوٹے اور بہیث کیلئے اس پر زلت و مکری کا احساس مسلط ہو جائے، جس لمح کو آپ چاہیں دیکھ لیں اور جس علاقہ پر چاہیں افراز دیں اس سب سے کمزور اور مغلوب صرف مسلمانوں کا طبقہ ملے گا، شمال سے جنوب اور شرق سے مغرب تک جہاں چاہیے مسلمانوں کی مغلوبیت، ان کی مظلومیت ان کے احساس کبھری کی داستان تازہ سن اور پڑھ لیجئے۔

اگرچہ بعض مسلم مالک ایسے بھی ہیں جہاں مسلمان بظاہر خوشحال، غالب اور طاقتور ہیں لیکن انہوں نے طور پر وہ بھی ہی نظری علمی، احسان کرتی ہیں میں تھا جس دہ باغی حیثیت سے بالکل مشکلت خودہ اور محروم ہیں، ان پر دوسری ترقی یا فتوح قوموں کے انکار و نظریات کا ایسا غلبہ ہے کہ وہ زبان حال سے اسلام کو ایک بوسیدہ نہ ہبہ ایک رحمت پسندان نظریہ، اور ایک کرم خودہ نظام تصور کرتے ہیں۔

یہ دو صورت حال ہے جو مسلمانوں کے لئے نصرت تشریشناک بلکہ لٹ کے شیرازہ کو بالکل منتر اور امت کے اتحاد کو پارہ کرنے کے لئے کافی ہے، اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اگرچہ بہت نے عمدہ این امت اور ہمدردانہ امت اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کو شیش کر رہے ہیں اور تمام اسلامی اور دینی جماعتیں ان ناخوشگوار حالات کو محروم کر رہی ہیں اور ان کو بدلتے کئے جو دجه میں مصروف ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اس امت کی تاریخ کا دنارک ترین مرحلہ ہے جو سے گزرنے کے لئے ہماری یہ تمام کوششیں ایسو وقت بار آؤں ہو سکتی ہیں جب ہم کمرتی، مغلوبیت اور مظلومیت کا احساس ختم کر کے اپنے آپ کو اس مصیب امامت و مقامت کا اہل نہ بنالیں جو ہمارے اور صرف ہمارے لئے مخصوص ہے، جب ہم ضمیح معنونوں میں خلیفۃ الشیکراں خلافت کی ذمہ داری کا احساس کر لیں جو صرف ہمارا حصہ ہے۔

لیکن آج اس ترقی یا ذذ دنیا میں ہم نے اپنا قام ب سے تصحیح کر کھا ہے، ہم مادہ پرست قوموں کے علام بیکر نڈگی گزارنے میں غفرنگی کرنے لئے ہیں، ہم اس خاص مادہ پرست تہذیب کی تقلید اور خوش چینی کو ترقی اور تمدن کی علامت تصحیح کر لے گئے ہیں، ہم نے یہ طے کر کیا ہے کہ اس دنیا میں زندہ رہنے کے لئے ان توہین کی ایجاد و تعمید کا کام ایک اہم ترین فرائض ہے اور مصلحت کا تقدیم ہے۔

فلحیماً فتنہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ہے جو اپنے ہبہ کی غیرت اور اس کا احترام اپنے دلیں کھٹک جوئے موجودہ دو ریس اسلامی نظام کو کافی اور سیکھ کام قیامت کو کافی عمل نصوص کرتا ہے اس کا خیال ہے کہ اسلامی نظام کو برپا کرنے کیلئے ہبہ بہت بیچھے لوٹنا چاہیے، اور اس حالت میں کو برپا کارانا چاہیے جو اس نظام کو قبول کرنے کا صداقت رکھتا ہے اور جو دل قی اور عملی زندگی میں اس سے مستفید ہونے کے جذبات سے معمور ہو، ان کے نزدیک موجودہ ہبہ بیس اور عشر مافقر کی اتفاقات دعوم کا سیرا ب جا اپنے گرد سے

قرآن کا پیام

سيد قطب شعيل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○
شروع خدا کا نام لیکر جو براہم بربان نہایت حمد ال ہے

الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ○ مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ ○
 سب لغزیں اللہ کو لائیں ہیں جو مرنی ہیں ہر ہر عالم کے جو بڑے تھے ان بنایت حمد لے ہیں۔ جو مالک ہیں روز جزا کے،
 ایسا کو دعہ دو، و ایسا کو نستھنیں ○ اہدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطُ الْذِينَ
 ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درجوت اعانت کرتے ہیں۔ بنیاد پرست ہم کو راستہ سیدھا،
 انسان و گھر کا حق
 اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ وَكَا الضَّالِّينَ ○ امین
 پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ راستہ ان لوگوں کا جس پر آپ کا غصب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کا جو راستہ سے عزم ہو چکے۔

اس مختصر سورہ کو جو سات آیتوں پر مشتمل ہے ،
سلام کم از کم روزانہ ۱۰ بار پڑھتے ہیں یہ تعداد صرف
فرم نمازوں کی ہے لیکن سنتوں اور نوافل میں اس سے
کم تلاوت کی کوئی حد تعيین نہیں ۱۵۰ اس سے کمی گنازیاہ
ہو سکتی ہے ، یہی وہ سورہ ہے جس کے بغیر کوئی نماز پڑھی
نہیں جا سکتی ، جیسا کہ صحیحین میں حضرت عبادہ ابن رمت
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اس شخص کی نماز ناقص ہے جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھا
یہ سورہ اسلامی عقیدے کے کلمات اور اسلامی تصورات

کے اصول نیز انسانی احساسات و توجہات کے خلافی
و تفاوت پر مشتمل ہے، ہر نماز کی ہر رکعت میں اس کے
دھراستے اور جسم نماز میں اس کی قرأت فوت ہو جائے
اس کے ناقص ہونے کی حکمت کا اشارہ بھی اس سے ملتا ہے۔

یہ سورہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) سے شروع ہوتی ہے، بِسْمِ اللّٰہِ کے سلسلہ میں علماء کے مابین اس اختلاف کے باوجود یہ سورہ کا جزو ہے یا صرف قرآن کی ایک آیت ہو سورتوں کی ابتداء کرنے کیلئے بڑھی جاتی ہے، واضح قول کے حکم سے ہذا صحیح کہا جائے۔

سورہ کی سات آیتیں ہوتی ہیں جنک علامہ کا خیال ہے
کہ قرآن کی اس آیت "ولقد آتیناک بعًا
من المثانی د القراءات العظيم" یہ بیان اثنانی
کے مراد سورہ فاتحہ ہے جو سات آیتوں پر مشتمل ہے اور
برخلاف مسلمانوں کا حلفاء۔

الشَّرِكَةِ نَامَ سَعْيَ اِبْنَ اَكْرَمِ نَانِي وَهُدَى اَدَبٌ
جوب سے پہلی وحی میں حسنور اکرم علیہ الشَّرِف علیہ وسلم

پیا نے پر ، کہیں جکو متوں کی سر برستی میں اور کہیں
بجا متوں کی سر برستی میں ، کہیں ذاتی تعین و عناد
کے خدیبات کام کر رہے ہیں تو کہیں جاہ مدنصیب
کی خرچ و ہلاں -

اس افسوس ناک حقیقت سے بھجو انکار کی
کوئی گنجائش نہیں کہ اسلام دشمن طائفوں اور اس
کے مخالفین کو اس طرز عمل سے بہت سخت مل، اس خور
نے خواہ اس موقع کو غنیمت سمجھا ہے، یا کوئی شر کر کے
یہ موقع پیدا کیا ہو جو صورت حال بھی ہو، بہر حال
وہ مسلمانوں کو کمزور اور منکر، ذلیل و خوار، کمزور
ناتوان اور شکست خور دہ بنانے کیلئے بہت کافی
چنانچہ اس کا رد عمل یہ ہوا اور پر ابر ہوتا جا رہا
کہ مسلمانوں کی یہ غلطیم اور غالب اعتماد صرف کمزور
اور منکر ہی نہیں ہے، بلکہ احساسِ ذلت و رسوا
کے ایسے بوجھ کے نیچے دبی ہوتی ہے جس نے اس
ہر بلندی اور پرش قدمی سے محروم کر کھا ہے، اور جس
بطاہر رج تک یہ صورت حال اور طرز عمل فاتح
خواست کی کوئی قوت بھی نہیں۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چڑائی سے
میں نہیں سمجھتا کہ امت اسلامیہ کی موجودگی
و منظلو میت کسی اور طرز عمل کا نیجو ہے۔ اسی طرز عمل
اسکی اس انجام تک پہنچا دیا کہ دہن کر در مسلمانوں
بڑی بڑی حکومتوں نے ملکر بھی نہیں ایک ۱۰ لاکھ کے
فوج یہود کو جوان کے ملک میں دخیل اور جارح فوج
جو پر چہار جانب سے انھیں حکومتوں سے گھری
صرف اس کو بھی یہ ساری حکومتوں ایک آزاد اور
ہو کر زیر ذرست کیں بلکہ نکت کھا کر اور جان و مال
حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ جیسی مقدس یادگاروں نکل اغظیہ
راشتہ کر کے دیں گے۔

اسی طرزِ عمل کا انجام ہے کہ مسلمان اپنی
تعلیمات و شواہد اور اس کی روح سے بالکل کٹ
ہے ۔ اور اس نے وہ کردار ادا کرنا شروع کر دیا ۔
وقت کی سبھ سے ذیل دلکش و را اور پست ہے
ادا کرنی ہے، اور جو قوم قیادت و امامت کا
منصب لے کر آئی تھی وہی آج اپنے زمانہ کے
اور متعله ہے ۔

اقبال نے پہلے ہی کہا تھا۔

کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امانت
وہ کہنڈ دماغ اپنے زمانے کے ہیں ہیں

رکھتا ہے کہ دنیا کا سارا اگلا طریقہ، ساری خرابیاں،
اور ہر طرح کی براشیوں، اور فسادات کا سرچشمہ
ندہب سے بے تعلیق ہے اور اس خدا بیزار تہذیب
کا نتیجہ ہے جو آج ساری دنیا پر مسلط ہے۔

یہی وہ طبقہ ہے جو مادہ پرست حکومتوں،
اور ان کے پیچھے چلنے والی تمام حکومتوں کی نظر میں
انہاتی صبغوں اور گردن زدنی ہیں؛ یہ پر جوش
اور ایمان و عمل کے جذبے سے لبریز وہ افراد ہیں
جو اسلام کی تھائیت، اس کی ابدیت، اسکی عمر گیری
اور اس کے بلند تصیّر رات پر سختہ ایمان رکھتے ہیں،
جو منکر کو دیکھ کر خوش نہیں رہ سکتے، جو گناہوں کو
فروع پاتے ہوئے دیکھ کر تقاضہ نہیں بر ت سکتے،
جن کی آخری تھتنا اسلام کی سر بلندی ہے، جو ایمان
کی زندگی اور خدا و رسول کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے
والے حلقوں کو دیکھ کر کے زندگی میں خدا کے قانون کو
نا فز ہوتا ہو! دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ ہر مرعن کا
علام اسلام اور صرف اسلام کو سمجھتے ہیں۔

سلسلے کی کوئی مگنا کاش نہیں رکھتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس
گزیر پارتی کے دور میں صرف انساں کا کافی ہے، کہ
نظریاتی طور پر آپ ندہب کو ماں اور اس کی قابل عمل
تعلیمات پر عمل کر لیں، ان کے نزدیک ایسے زمانہ میں
سماز روزہ اور دیگر فرانس کا پورا کر لینا ہی بہت بڑا
دینی کام ہے، بلکہ خصر حافظ کا سب سے بڑا جہاد ہے۔
یہی وہ تکست خودہ ذہنیت ہے جو منور
کی تہذیب، اس کی ترقیوں اور اس کی مادی پیش
قدیمیوں سے مربعوب ہے، جو کسی حال میں اس کے
بالمقابل آنے کی رداد اور نہیں، وہ مغرب کو ترقی کے
اس نقطہ عرض پر لفظور کرتی ہے جس کے بعد کوئی منزل
نہیں، اور جو صرف قیادت کی منزل ہو سکتی ہے جس
کے سامنے ساری ندہبی، اخلاقی اور انسانی قد ریس
بازیچے اطفال سترکرہ جاتی ہیں۔

دوسرا طبقہ جو تمام اسلامی اور دیگر اسلامی
ملکوں میں بہاں ہیں مسلمان موجود ہیں وہ ہے، جس
دو ہلالات کے سامنے سر ڈال دیا ہے۔ اور اس کا خیال

ہے کہ درجنوں دوسریں مادیت، الحاد، اور تمام شدید طائفی
دینیتیں اس قدر طاقتور ہو چکی ہیں کہ ان کے سامنے نہ ہب
اکی صفتیں اور منحوب احوال نظریہ بن کر رہ گیا ہے،
اور جس کے لئے مسجد کے گوشوں یا اذان کمناروں
یا خطبے جمیع کے ممبروں یا بعض مردمی رسمی تقریبات سے
آجھے نظر کیا جائے نہیں ہے، وہ نہ ہب کونزندگی کیلئے
لازم، اسکی تحلیمات کو انسانیت کا بنجات دہندہ
اور اس کی برتری و افضلیت کا اعتراف کرتے
ہوئے حالات کے سامنے اپنے آپ کو محبوب القصور کرتا
ہے، اور اپنی ذاتی زندگی تک اسلام کے محدود رکھنے
کو بہت کامنا سمجھتا ہے۔

لیکن اس بگردی ہوئی دنیا اور ترقی کے آخری نفع نک پہنچی ہوئی اس تہذیب کے دعاء وں میں ایک طبقہ وہ بھی موجود ہے جو ہر حال میں اسلامی نظام کو تقابل عمل اور اسی کو انسانیت کے ساتھ دکھو درد کا علاج تصور کرتا ہے وہ حالات سے بزرگ آزمائے کیلئے ان تمام تبدیلیوں اور وسائل کو برداشت کار لاتا ہے جو کی اسلام اجازت دیتا ہے اور اس کے لئے سہمت افرادی کرتا ہے۔

یہ ان داعیوں اور داعیاں نے جذب برکت فرائیں
ان افراد کا طبقہ ہے جو اسلام کی صحیح فہمہ اور اس
کے صحیح منشاء د مراد سے واقع ہے، وہ لیقین

تعلیم مدد ماسب کے احتجاج

گزر

پروفیسر رشید احمد صدیقی

کا بندہ نہیں اعلیٰ اعداد کا نامنده بنائے، اس
امر کا ذکر اس لئے ضروری تھا کہ آج کے اکثر

معیاری دستبر نصید نگار سائیکالوجی اور بیالوجی

کے دیے ہوئے نظریات اور اس سیاسی و سماجی

ملحق کے پیش نظر جس نے میثت و معاشرت دونوں

کو کیسرتہ بالا کر رکھا ہے انسانی عقائد و اعمال کا

کھوج لگاتے ہیں ظاہر ہے اس تلاش میں دہ

ان ان کی ابتدایا اسفل ہی کی طرف سفر کرتے ہیں،

چنان انسان مشکل حافر سے متاثر کیا جاسکتا ہے

گویا انسان کا رون کوئی حیثیت نہیں رکھتا اس لئے

کہ وہ اپنے اسفل میں اگر قرار رہ جکا ہے یا اس کا

مطلع لحاظ نہ کر سکے کہ کس ریاضت و عبادت سے

ان ان پتی سے سر بلند ہونے ہوتے بالآخر اسٹریٹ

خلوقات کے درمی پر فائز ہوا ہے، اس نے اس کا

کے اسفل کو اہمیت نہ دینی چاہیے، کیونکہ یہ اس کی

بے چارگی اور ہمادنگی کا دور اور اپنی تھا جس سے

اس نے اپنے آپ کو بڑی محنت و انتظار کے بعد

نجات دلائی ہے۔

عقائد اور امور دین پر اب تک جس کرتے

ہے مجھیں ہمیں اور ہوئی رہی میں شام میں کسی

موضوع پر ہوئی ہوں، ایسا ہونا مزید رکھی سی۔

اوہ ناگزیر بھی، اس لئے کہ ہمارا مذہب ہماری کانونی

حکایت ہو دہ عمر ایشکاں ہے۔

دنیا کا جتنا علم دن ہے جس کے طرح طرح

کے مظاہر بارے سامنے ہیں اور برآتے رہتے

ہیں ان کا سرچشمہ براہ راست یا بالا سطح پر،

ہیا ہے اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کا مسئلہ

یا ہاری نامیدہ یا خوند انسان ہے ہو اس سے بحث

نہیں کہ ہم آپ اس مذہب کے بانی کو مانتے ہیں یا

حسن پر زور رکھی ہے لیکن اس کے ہرگز یعنی نہیں

کہ ائمہ کی مقروکی ہمیں عبادات سے سرمد ہجرا ف

کی جائے۔ یہ تاکہ اس لئے ضروری سمجھنا ہوں کہ

میں ان موفیوں تلندروں یا فیروز اور اس قبیلے کے

دوسرے لوگوں کو تابع احترام یا اعتماد نہیں سمجھتا

جو مقرہ عبادات کی دلپٹی میں اپنے دلپٹی

ڈالنا جائز سمجھتے ہیں، ایسے بزرگوں کو اللہ

نہیں دے تو اس کی مرضی، لیکن رسانات آپ کی چھوٹی

ہوئی دنیا میں وہ بھی نہ سمجھتے جائیں گے تعلیم کا حصل

اعمال حصہ ہی تو اسی اور اعمال حصہ میں ہے، اتنے کافی چاہے

چنان جائیں ملے وہ انسانوں ہی میں ہیں، کیا تھب

وہ مسکن ماسب کے پیسوں کو تمام زندگی وقت

آپ کے پرد کئے چارہ ہوں، یاد پوچھا اذل میں
ایک بہت بڑی اندھاری اللہ تعالیٰ نے آدم کو

ظلم و جہول سے منصف کرتے ہوئے پرد کی تھی
اوہ آدم میری طرح بولے اور ادا کار رفتہ نہیں

آپ کی باندھ نوجوان اور حوصلہ مذہب میں اسی
مشیت آئی کی پروردی کی کرتا ہوں اور اس فرق

کے ساتھ کھام کھلا آپ کو "ظلم و جہول" نہیں
کہتا، لیکن ہر طرح کی ذمہ داری کے کام سوچنا

چاہتا ہوں درصلتوں اس افہار کرنا چاہتا
ہوں کہ ارباقوں سے فتح نظر کی تھی ایسا محوس

ہوا ہے جیسے علم دین پر جتنی اچھی اور مستند نظر
پسند و تان کے علماء اور مسلمان دانشوروں کی ہے

آنی شاید بلاد کلامیہ کے علماء اور مسلمان دانشوروں
کی نہیں رہی ہے، لیکن میری معلومات صرف ان

تفصیل اور مذاہیں تک محدود ہیں جن کا ترجمہ
کرتے ہیں، اسی طرح کے مسجدیا درکعت کے اماموں
کا ذکر اقبال اپنے کلام میں ایک خاص انداز سے

کرتے ہیں، اس سوت حال کی اصلاح کرنی پڑے گی،
ار دیبا انگریزی میں ملتا ہے، ساختہ ہی یہ جیسی خالی

ہے کہ اسلامی موضوعات پر اور دینی حقیقی
اور کثیر تصانیف میں گی سند و تان میں فارسی
عربی یا انگریزی ہیں نسلیں گی دلتاں کی

پہاں کے مسلمانوں نے اسلام کی خوبیوں کو مختار
نہیں کرے اور مذہب کے میل جوں سے جو کرہ
غاذہ اؤں کے نوجوان میسی تھیں مشی میں سے منکر

انکا رہا مسلمانوں نے اس دیکھا وہ مذہب و تان
میں نہیں مذاہب کے بازار میں آئی تھیں، وہ پہاں حاکم
کھڑے کھوئے کا پردہ ٹلنی میں سکھتا ہے اسی نئے

پہاں کے مسلمانوں نے اسلام کی خوبیوں کو مختار
کرائے میں ان تمام اعلیٰ ذہنی اور علمی صلاحیتوں سے
کام یا جوان کے حصے میں آئی تھیں، وہ پہاں حاکم
کی حیثیت سے رہے اور تھکی کی آزمائش سے بھی

حکومتیں اتفاق اور دو سکر ادارے
مشتری مبلغوں اور خدمتگاروں کی کافالت ہمایت
گزے ان کا سابت انگریزوں سے ہوا۔ یہ

پسند و تان میں مغربی علم و حکمت کے حلم اول مانع جعلی
فرانخدی سے کرتے تھے۔ وہ ہمیں یہ کو میر نہیں

ہیں لیکن یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے
لے قاچو ہونے دیا اس لئے ان کو تابویں میں لائیں اور کھنک

رخنے کی ذمہ داری بھی ہم پر عالمد ہوتی ہے، یہ تو
نوجوان اور ان کے بزرگ بھی ہر طرح کی دشواریوں
کا سامنا کرتے ہوئے یہ خدمت اجام دینے لگے

نہیں تو مذہب اور اخلاق کے قوائد اور فضائل مذہب
اوہ ہمارے رسول کو افضل البشر کہا گیا ہے، وہ

امت خیال میں ہو گی، وہ ائمہ اور رسول کے حکام
میں ڈھیل نہ چاہے گی بلکہ ان کے بھالانے کا

سختیوں کو جھیلے میں اپنی بڑائی سے تھے
نہیں اور دو سکر ایک ٹھوڑے ہو گئے ہیں اسی میں
کریکھیتے ہے اور اخلاقی کی خوبیوں کو ایک

کی سختی اور اخلاقی کی خوبیوں کو ایک ٹھوڑے ہو گئے
ہیں اور دو اخلاقی ہے کہ جو خوبی بہت آسانیاں
ہم کو میر نہیں یا ہم نے فرامز کریں اسی میں ہم

سر آمد روزگار بھی جاتے تھے۔ ان حالات میں
ظاہر ہے کہ ہمارے علماء اور دانشوروں نے
ایسی حکمتیں اور فزادی کی کے زمانے میں انجام دیتے کی
کہتا ہے کہ ہمارے علماء اور دانشوروں نے
ایسی حکمتیں اور فزادی کی کے کام میں ایک

کارکنوں کے حوصلے اور خلوص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے
آہنگ اصطلاحات کی بنابردارنے میں بھگتی بھی سوہنی
دوں کی طرف سے جو ہے اطمینانی میں چلی جاسکی
کہ میں سارے کام اور ہر طرح کے کام میں نکلفت

سماں سے آئیں ہے۔

فرمانا پاہتے تھے، چنانچہ جامِ مسجد لاہور کے
جدید غربی حصہ میں اس مدرسہ کو منتقل کیا گیا اور
ماہر از مولانا کو اس مدرسہ میں مدرس ادل اور والی
صاحبِ مرحوم کو مدرس دوم مقرر کیا گیا، افتتاح
کے موقع پر خود اقبال صاحبِ شاعریت لائے اور
مولانا سے بخاری شریعت کا درس لیکر اس مدرسہ کی افتتاح
کیا۔

لکھنؤ سے ڈنک مکتبل ہو جانے کے پیغمبر مولانا افی
مشتعل ہو گئے تھے۔ اس نے دو تین صالیں سے زندگی
زندگی نہ رہ سکے، یہاں حدود دگر نبی کی شکست نیارہ
ہو گئی تھی، علاج میں بے تدبیری پذیری ناممکن اور
دوسرے بار دی چیز میں کثرت سے دی گئیں جس کے
نتیجے میں دعووں پر قابو کا اثر ہو گی۔

سپس کیا ہم لوئی عبد الحنفی ہما جب لکھنؤی بھی
”نزہتہ انوار“ میں تحریر فرماتے ہیں :
- طلبته غیر مرغہ الی لکھتو۔
للتد رسیں فی دار العلوم
فلم یرض بہ وقت نم علی
ما تحصل لہ فی سبلیتہ
نیز مولانا پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے
ہیں :-

ـ لـ مشاركة جينة
فـ الفقه والاصول دالـ حـ الـ اـ لـ اـ مـ
والـ حدـ يـ تـ يـ دـ اـ رـ سـ وـ يـ قـ يـ دـ هـ مـ
عـ فـ اـ فـ وـ عـ زـ ةـ لـ فـ سـ وـ اـ شـ خـ الـ
حـ اـ سـ بـ ةـ النـ سـ وـ لـ فـ نـ وـ يـ خـ اـ الـ اـ مـ وـ
وـ تـ وـ كـ لـ عـ لـ اـ اللـ هـ سـ بـ جـ اـ نـ وـ قـ نـ اـ عـ تـ
بـ الـ يـ سـ يـ رـ ـ

کا ہوں پر درس دیا رہے ہے، مولانا کا ابادی
مکان بھی اسی مسجد کے قریب تھا اس نے اس مسجد
کو مولانا کی اتدائی درسگاہ ہونے کا فخر حاصل
ہوا، مسجد سے منتصل ناماکا ایک قدیم درس تھا
جو نانا کے انتقال کے بعد سے غیر آباد تھا، اس طرح
مولانا نے اس قدیم درسگاہ کو مچھر سے آباد کیا اور عرصہ
تینک وہاں درس دیروزیں کا سلسلہ جاری رہا۔

ندوہ العلامہ سے علمی قائم ہو جائے کے بعد لکھنؤ میں آپ نے مدرسہ فرقانیہ کارنگ دکھلایا۔ ورنک میں تجوید قرآن کی تعلیم کا عام رواج ہوتے کا احساس مولانا کو پہنچے سے تھا، اس لئے آپ نے

ما تجززادہ عبدالرحمیم خاں بھونکے اس مدرسے کے
مرپرست تھے اور مولانا کے خاندان پر بڑی شفقت
رزایا کرتے تھے اس لئے موصوف کی حیات میں تقریباً
بیس سال تک مولانا اسی مدرسے میں درس دیتے
رسے، مولانا کے علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور

مولانا کی نفات کے بعد دالدھا صاحب مرحوم۔
مولوی تاضی محمد عزیزان خاں صاحب (خلوص و محبت)
کے ساتھ اسی مدرسہ کی خدمت اور سرپرستی فرماتے

کی گئی، لیکن وطن کی محبت اور آپ کی قابض سادھے
زمگری نے ٹونک سے باہر جانے کے لئے آمادہ

(۲) مولوی سید حسن خاں آپ نے بھی میرلانہ کا نیچا لانہ تسلیم کر کے طبع ہوا۔

نام پر فونک بیبی مدرسہ فرقہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جا ب
تک بعد اللہ آباد ہے۔ اس مدرسہ کی سرپرستی تاجیت
مولانا نے خود فرمائی۔

درست و تدریس کا تھرہ دور دور ہو چکا تھنا، اس
لئے اس حدت میں منتدد بار ندوۃ العلماء لکھنؤ کی
ظرف سے آپ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش
کا گئی، لیکن وطن کی محبت اور آپ کی قانع سادہ
زمزگی نے ٹونک سے باہر جانے کے لئے آمادہ

(۴۳) قاری اسد حسن خاں، مولانا کے چھوٹے
ہا بزرگ دے یہ اپنے اترانی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بودھ رہنمائی
لکھنؤ میں قاری عزد الملاک صاحب سے تجوید قرآن کی

وکل منتعل ہو گئے، بہ وہ زمان تھا جبکہ نواب

تدریس مارکس اور رکتب خاتمے " میں دے چکا ہوں ۔ یہ مضمون
”عکارف“ بابت الگت سال ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا ہے ۔

ایک بارہ بیس کی طرف سے مولانا احمد حسن
فان کوان کی خدمات کے مسلم میں جاگیر عطا ہوئی
اور اس کی سند با خاطبہ مولانا کے نام جاری ہوئی
مولانا نے سند کو چاک کر دیا اور جاگیر قبول نہیں
فرمایی اور فرمایا — کہ اس جاگیر داری میں یعنی
اولاد کا شتکار بن کر رہ جاتی ہے۔ اس لئے میرا اس
سے دور رہنا ہی اچھا ہے۔

اللہ نے اس نیک نیتی کا جو مل مولانا کو وعد
فرمایا ، دنیا میں کسی بڑے سے بڑے خوش نصیب
انسان ہی کو عطا ہو سکتا ہے ، خدا تعالیٰ نصیب
زے قسمت . اللہ نے اس نیک نیت اور پر خلوص
انسان کو چھپ بیٹھے عطا فرماتے اور سب کے سب
چاند تارے بن کر افق علم پر چکے اور اپنے کردار
و عمل کے بھاطے سے وہ مثال قائم کر گئے جس کی نظری
مشتمل ہی سے کہیں نظر آتی ہے ۔

ان ہی میں سے ایک مہر عالمت اب، مولانا حاج
خاں صاحب مر جوم کی شخصیت سفی جس کا نمونہ اسی سفر
ٹوٹک کی خشک و بچڑی میں سے ہوا۔ سخنواری بیا
میں یہ نوہنال اپنی شان میں پھیلاتا ہوا ایک تنہ
درخت بن گیا اور قلیل مدت میں بار آور ہو کر، د
دور تک تلامذہ کا بجال بچھ گیا۔ آج علمی دنیا
آپ کے تلامذہ، مولانا کی طرف اپنی نسبت کرتے
ہوتے فخر محسوس کرتے ہیں۔ ذلک خصلہ
یو تیہ من لیتائے۔

ایجادت برداز و نیت

تاز سچند خداۓ بختنہ
مولوی احمد حسن خاں کا زکار حبیباً
حدا مجدد مولوی محمد صاحب مفتی کی دعترت سے ہوا
جو ریاست لونک قائم ہونے کے بعد نواب میر خاں
کرنے سے

ی خواہ اس پر رام پرستے و مدد سے سے
عدالت شریعت کا نظم ادن کے پر دبایا گیا تھا،
خاندان میں موصوف کارثہ ہوا وہ پہلے
ریاست کا مقبول ترین خانہ ان تھا، اس
مولانا کی تمام اولاد کو مادر پر درد نوں کی طرف
اسا ماحل ملا جو علم و فضل میں مزید بخشی کی پیدا

کے لئے مدد و معاون ثابت ہوا۔

اُن کی تصانیف

مولانا حیدر حسن خاں ٹونکی شیعہ الحدیث
و مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، سرزین ہند میں
مانے ہوئے علماً اور محبوب ترین اساتذہ میں سے
تھے، ورس حدیث اور کردار و عمل کے لحاظ سے طبقہ
علماء میں آپ کو خواصی مقام حاصل ہے۔ آپ کے
کے صحیح جانشین اور آبائی منبد درس کو باقی رکھتے
ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے مولوی احمد حسن خاں نہایت
بیہادر، جرمی اور باصلاحیت افراد میں سے تھے
اور غیر معمولی انتظامی خوبیوں اور صلاحیتوں کے
ماکن تھے۔

بجز علمی اور عالم باعمل ہونے کی بین اور واضح دلیل ہے
موصوف کے علم و عمل کے تذکرے اگرچہ مختلف
سائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں، خود مولانا کے شاگرد
رمیس احمد حبیری ندوی نے مولانا کی وفات پر اپنے
اک مضمون کے ذریعہ، مولانا محترم کی زندگی کے
ختمات سیلووں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور

آپ کے کردار عمل کی مختلف جملہ کیاں داعیات کی تکمیل
ہیں تایاں کی ہیں لیکن موصوف کے خاندانی حالات
اور آپ کی تھیقات تغییلی طور سے انتک منتظر ہیں

پر بیس اسیں۔ اس سے ان فارسین رام سے ای بھی پیش کرنے کا خرچاصل کر رہا ہوں۔
سلسلی نسبت | آپ کے نب کا سلسلہ
 مولوی حیدر حسن خاں ابن مولوی احمد حسن خاں

مولانا احمد حسن خاں اگرچہ درس و تدریس
زیادہ متعلق نہیں رہے بلکہ آپ کی عمر کا اکثر حصہ
انتظامی امور میں گذرتا۔ لیکن چونکہ صاحب علم خاں
اور علم کی اہمیت سے واقع نظر اس نے آپ
ادلاد کی تعلیم کی طرف پوری توجیہ مبذول فرمائی
مولانا اکبر حسین خاں یا عثمانی۔

ان کے اپر میلوںی علام حسین خاں اپنے والد ادلاڈ کو سہیئہ ریاست اور اس کے مختلف امور کا انتظام کرنے والے تھے۔

ولادت براذر کلار مولانا محمد
خاں سے تین چار سال چھوٹی تھے اور ان کی

ذہن و مزاج سے بھی کما تقد و فف نہیں، اسی ایڈٹ
کی وجہ سے وہ معاشرہ پر تنقیدیں کرنے لگا اور اس
پر دہ میں حکومت وقت پر بھی تنقیدیں ... کرنے
سے نہ چوکتے جیہیں سے حصہ تنظیموں کا وجود ہوا،
اور اس میں وسعت مونے لگی۔

جن حالات میں نیٹا فورس نے اس خفیہ تنظیم کی بنیاد پر اسی تحریک کی وہ میں اپنی حالات میں دوسری خفیہ تنظیموں کی بنیاد پر ای، ان میں "البنا و ان الاحرار" (از ادم حمار) بالغطہ دیگر فرمی میں کی بنیاد پر ای نہ فرمی میں کی حققت نہ

فرمی میں ان تقدم آنٹیپیوں میں سے ہے جو دنیا
میں سب سے بڑی منظم و موثر اور فعال تحریک ہے اور
برادرتی کر دی ہے لیکن اس کی غرض دعایت اور
حقیقی منشاء وجود سے خدا کے ارکان بعض نادقیف
رہتے ہیں۔ اس کے باوجود میں مختلف آراء کا انجمناء
کیا گیا ہے اور اس پر بہت زیادہ تباہیں لکھی گئی ہیں۔
لیکن ان تظریات و آراء کا گہری نظر سے جائزہ لینے
کے لیے بات بہت واضح ضرائق پر معلوم ہو جاتی ہے کہ
فرمی میں ن مختلف خدی آنٹیپیوں اور مختلف انظریات
سے نامہ اٹھا کر اپنا و جو دستکم اور مضبوط کیا ہے، چنانچہ
اس نے قرون وسطی کے آزاد ہماروں اور مصلحین کی جماعت
اور ردمیوں کی خدی آنٹیپیوں سے اپنی مادی تغیریں مستفادہ
کیا اور مبادی خلقوں کی تحریم ہجتاوجی کی پشت پناہی کرنے
و اون اور پادریوں کی تعیلات سے نامہ اٹھایا ہے لیکن
اس میں شر نہیں کہ فرمی میں کا سر حشیش اور بہت صرف

یہودی ہیں۔
یہیں سے فرمی میں کے راز و قصی دار بن جاتے
ہیں، سب سے زیادہ قصی دلیں اس کے بارے میں یہ ہے
کہ یہودی تعلیمات و تنقیمی صلاحیت ہی نے ۱۶۱۴ء میں
سب سے بڑی تنقیم کی بنیاد تھائی، جس میں اس کے درجہ
رموڑ رسم و رداچ کی اور سنوٹ کیلئے کی علیٰ ہے اگر بتا
ہے کہ اس میں فیض خورس اور قدیم مصری کامنوں کی

لہ پہلے سیل ابنا ڈون الاحرار (آزاد ہمار) کے نام سے تسلیم
و جو دس آئی، عالم عربی میں اس کا نام ماسودیت "اور انگریزی
وزیر افسوسی اور جو منی دروس یہ فرمی میں کیا جائے کا ہے" ماسودیت
کا ترجیح فرمی میں سے کیا جائے ہے۔ (ترجمہ)

یہودیوں کی خفیہ تحریک

مصنف: جنرل جواد رفعت اتلخان - ترجمہ: سندھ الحفیظ ندوی

قبلے اللہ کے ترجمہ پیش کیا جائے، کچھ مصنف کے باوجود میں لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جنرل جوان رفتہ التخاد ترکی افواج کے ایش ریڈ جنرل ہیں، ترکی کی آزادی میں نہایاں حصہ لے چکے ہیں، پہلی جنگ عظیم میں فلسطین کی جنگ میں بھی نہایاں حصہ لے چکے ہیں، وہیں اتفاق یہودیوں کی اس سازش کا حال معلوم ہوا جو وہ فلسطین اور سارے عالم کے بارے میں کوئی ناجاہتہ ہیں فوجی زندگی کے زمانے میں موصوف نے متعدد کتابیں لکھ کر اسے دراز میں پرداز کیا اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف یہودی سازش کو بے نقاب کیا، ابھی حال ہی میں انہوں نے "اسرار الماسونیہ" نامی کتاب پر کچھ ملیں لکھا ہے جس کا عربی ترجمہ نوال الدین الراعظ و حیل اور سلیمان محمد امین القابلی نے کیا ہے اور توضیح حوثی کئے ہیں نیز ایک سب و مقد من لکھا ہے، جنرل جوان رفتہ آج کلیں ملک اپنے

دوسرا نو عیت ان خفیہ نہ بھی تنظیموں کی ہے
جنہوں نے سیاسی انقلاب کو اپنا مقصد قرار دیا اور
ایک اتھر کی جگہ دوسرے اقتدار کے لئے کوشاں میں
مصر کے قدیم کا ہنون کے پاس کچھ ایسے اصول
و مبادی تھے جس کو وہ صرف شخصی علقوں تک محدود
رکھتے تھے دوسرے کے لئے اس تک رسائی ناممکن تھی
اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ ہر کس دن اس کائنات کے
اسرار درموز کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، بعد میں
اسی خفیہ مصری تعلیمات کو یونانی فلسفی نیشا غورس نے
یونان منتقل کر کے اس کو اپنے فلسفیات زندگ میں
زنگ دیا لیکن ہاں بھی یہ اسرار درموز صرف فلاسفہ
اور ان کے مخصوص علماء کی حد تک رہے تھے میری نتہی
طبقہ نے جو ان اسرار درموز سے باخبر تھا اور عوامی
منظیموں میں جس کا مقصد عالم غیب سے رابطہ پیدا کرنا
اور کائنات کے اسرار درموز سے باخبر ہونا تھا۔

مشرق چونکہ قدیم تہذیب و تندان اور مختلف ادیان
و مذاہب کا گہوارہ رہ چکا ہے اسلئے یہاں خفیہ تحریکیں
بھی مختلف ادوار میں اٹھتی رہی ہیں، چنانچہ قدیم تہذیب میں
میں مصری، بابلی، آشوری اور کلدانی تہذیب ہشترق میں خوب
چھیلی پھولی اور عالمی مذاہب میں یہودیت، مسیحیت
اور ہلام کا گہوارہ بننے کا امتیاز مشرق ہی کو حاصل ہے،
فلسفہ مذاہب و تہذیب کی تاریخ کا غائر مطالعہ کرنے
والے کسی طالب علم سے یہ بات پوچھیہ نہیں ہے کہ خفیہ
تحریکیں کل تاریخ اور مذاہب و تہذیب کی تاریخ کے درمیان
ایک گہرا ربط رہا ہے۔

سے اس مقدور کا نزدیکی مستقبل اہمیت کا حامل ہے جس کا ترجمہ پہلے پیش کرو رہے ہیں۔

کائناتِ بیت المقدس سے متاثر ہو کر

حَسْنُ الْمَنَانِ عَنْ نَذَرِ

کوئی و قوت بگ دھریں اپنی نہ رہی
انے اسلاف کی راہوں سے بہت دریکم

کیے ہوں ہے کہ ہذا کی تلافی اے دوت
جب بھی آتا ہے ہیں اُن مقدس کا خیال
راہ چلتے ہوئے دیتے ہیں جو طمعے غیر
این تذمیل کا احساس جب ہوتا ہے ہیں
اشک بیانختہ آنکھوں میں اندھاتے ہیں
خیرامت کا لقب جس کو ملا تھا دوہ فوم
خون آؤ دوہ لا شوں کا بھیانک منظر
قابل عنور ہے یہ بات بھی لیکن اے دوت
مر جرد غیر ہوں اور سب ہوں ذلیل درسا
بات الی نہیں اس سبھی سے اک راز نہیں

عقل جیسا ہے دل افردہ طبیعت مفتر
ساری دنیا کی نگاہوں میں ہوئے ہیں روا
حشر ایسا ہی زمانے میں ہوا ہے بربا
مسکرا یا ہے سدا اس کی نظر کا سہرا
پنے اللہ سے جیتک رہی راصنی بر فنا
اب بھی گر خالتِ کونین کو راضی کر لیں
اب بھی سینوں میں اگر دولتِ ایماں سعیر لیں
نگ اپنارخِ ہستی پہ جما کے ہیں
عقلمنت رفتہ کوسم آج بھی لا کے تھیں
کیسے سمجھا میں زمانے کو حقیقت اس کی
جب بھی اللہ سے لوگوں نے بغاوت کی ہگ
جب بھی اقوام نے توڑا ہے خدا کا آنون
اور جو قوم کہ دایبتہ رہی ہے حق سے
کوئی طاقت بخدا نہ کی اسکو شکت
اب بھی گرائی خطاوں پہ نداشت ہو ہیں
اب بھی گرہم میں ہوا حساسِ حقیقت پیدا
بخدا آج بھی گذرے ہوئے کل کی مانند
حوالہ عزم ، حلوب ، اور ہم خدمت ملادق

پرنٹر میلش رائڈر سید محمد الحنفی نے شاہی پرسیں میں چھپ کر تحریکی دارالعلوم ندویہ والما روشنائی کی۔

از رئیسِ الشاکری

دریا ابل پڑا ہے دل اشکیارے
دشواریوں کے بعد ہی منزل کی بات ہے
نگر مہ دنخوم سمجھی کھوئی ہوئی سی ہے
اکل تھا غمگار سودہ بھی نہیں رہا
قتیت کہ فردون کہ اور دل کا ذکر کیا؟
ایمان بہار غنچہ دگل پرسہی مگر
احسان کچھ خزان کے بھی دیرے جنوں پر ہیں
رہنمائی سے آیگی مرشدکر کی مدد
لذت تو غم کی پوجہ کی مدد
کیسے کر دل خزان کے
کافرتے ہوند پیار
شرما گئے ہوتم بھی
کیا تجی لگائیں عالم
پچھائی روشنی -
پھولوں کی آرزومیں
اکتا گیا ہوں

بادہی کا اٹھ فہمیں
رولنگ گلوں کی بنی
بکشی کا اٹھ فہمیں
شیخ حرم کی سانہ
ہر شش و حسہ دکا ذکر درے سانے نہ کر
بکشی درجہ پت
دہ ربط ہے جبیکر
بے صیغت نظر میں ہے جنت کی سر زمیں
کوئی مکاں ہیں آپ ہی اپنی مثال ہو
شک ہوتا ہو جو جو
دیکھ جو دیکھ اشک نہ امت گناہ پر
رحمت نے پردہ

شام و سحر غنوں کی کڑائی دھوپ ہے تیسرا
کہتے ہو زندگی ہے تو کس اقبال سے؟

امام شافعی

دوسرے صدی کے مجدد!

محمد نعیم الدّوی صدیقی

بدر الدین نے اپنے رسالہ المرفیہ فی نصرۃ المذهب
الماشریہ میں تصریح کی ہے۔
اس بیان کا مطلب ہے کہ صدی
تو پڑھ کر تھے عرض کیا تھا کہ مجدد دین کی
ذمہ داری کی مسند تجدید پر سفرزادی ہے، نکونک
ذمہ داری صدی کی مسند تجدید پر سفرزادی ہے، اسی کے
ذمہ داری کی مسند تجدید پر سفرزادی ہے، اور ان کے لئے کوئی
اصول فقہ کا چیز کیا ہے۔ اور ان کے نیقین کا دریا
اس طرف رواں ہوا کہ اکابر محدثین اور اجلدین
کی ایک پوری جماعت تیار ہو گئی جن کی مشتمل ذمہ
سینکڑوں اور چڑاخ روشن ہوئے اور اس طرف افادہ
و استفادہ کا ایک بغیر ختم سلسلہ حاری ہو گیا۔

امام شافعی ہی کی مجددیت کا علم ان کے عوام
اہل علم و خبر کو اپ کے احوال مقرر ان سے ہو گیا تھا
کیونکہ دوسری صدی میں ایام شریعت اور ترقی و
رشتی ہے اور وہ دین کے مختلف شعبوں اور
جماعات اور طبق سازی کا دور دورہ ہو جاتا ہے، تو
یہ امر بخوبی اپنا غروری ہے کہ جن صدیوں میں
جہاد دین کی کثیر نداد کا ثبوت ملتا ہے اس کی مبنی
مغض اخلاقی اور باطل پرستی ایام شافعی کے
بھی یہیں جن میں ایک تجیدی خدمات انجام دیتے ہیں، لیکن
جہاد دین کی خداوت کے لئے ایک عظیم
شہید کو اپنے زیر ہی قتوں اور
صلحیتیوں کی حامل ہوئے، چنانچہ قول علی یہیں جن
سے کسی اہل علم کے اختلاف کا پتہ نہیں چلتا۔

بس طرح اموی خلیفہ حضرت عمر بن
عبد العزیز بہ جماعت امت پہلی صدی کے مجددین
کا انسوں سے عبد بنی امية کے پرائیور زمانہ میں اپنے

اسی مہموم کی ایک اور وہ ایمت علامہ
ابن حنبل مسیدین رجوع یہی کی مند سے ذکر کیسے کہا جو
ہی ہے، اخنوں نے من نظر و حدیث کا احادیث
نے امام اسلام کو روایت کرتے ہوئے ماذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
آفاق اور مذاوالہ ہے، علاوه ازاں ایں تقریباً ہر
فی میں ان کی نفعانیف موجود ہیں، اس نے ان
کے قرآن تام کا مجدد ہونے میں تعقیب کوئی شے
نہیں، اور خود ان کا دعویٰ کیا ہے "رب العالمین"
جو اسلامی تصور کے پیشادی کی حدیث بھی کسی شک
کرتا ہے، اس نے کہ بودیت مطلق اسلامی عقیدہ
کرتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی علامہ سیوطی

نے دوسری صدی میں شمار کرایا ہے، اس کی وجہ
سے ساب "کام مطلب" ہے سارے انتقالات کا
ماک، انت میں "رب" کے معنی اتنے ہیں اصلاح
ہے کہ گو امام اصحاب کا ولادت عزیز میں ہوئی، اور
حضر کو مدینہ اور بنداد و بیرون میں اپنی عمر کے بیشتر
اصلاح و تربیت کی سر بر سر کیا کا اعلان سارے جانے سے
ہے، اس لئے کہ الش تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کر کے بیلے
ددگار پرست ٹھہریں دیا بلکہ اس کے ساتھ صفتیں اس کا
اصلاح و تربیت کا بھی ذمہ دیا ہے، کائنات کی ساری
بیرونی اور ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کی ریز تربیت ہے،
وہ کبھی ان کی تربیت و توجہ سے دستدار نہیں ہو سکتا
اور کائنات اس سے کسی حال میں مستثنی ہو سکتی ہے۔

کا ایک اہم کلید ہے۔

"ساب" کام مطلب ہے سارے انتقالات کا
ماک، انت میں "رب" کے معنی اتنے ہیں اصلاح
ہے کہ گو امام اصحاب کا ولادت عزیز میں ہوئی، اور
حضر کو مدینہ اور بنداد و بیرون میں اپنی عمر کے بیشتر
لحاظات گزارے ہے۔ لیکن آخوندی میں متعلق
کائنات مصروفی میں اختیار کریں تھی، اور اس وقت
آپ کے علم و خبر میں پوری پختگی پیدا ہوئی تھی، جس
کی وجہ سے آپ نے اپنے اپنے بیت سے تبرہ افوال
کے نسبیت میں نہ آسکی جانکو علامہ جلال الدین سیوطی
کو قول جدید سے منسون تر دیا ہے، جانچنے قول علی
و تقدیم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

دمن المطائف یہ بات قابل ذکر ہے کہ تجھے

ان مشرط المعموتین بھی مجددین اور خود میں
سے سرفراز کیا ہے سرزین مصروفی میں ظہور پذیر
ہوتے تھے، میں کہ آپ اسی میں پونڈ خاک بھی

ہوتے۔ فرمحمد اللہ و شبہ علیہ

شایب رحمۃ اللہ علیہ

بن عبد العزیز

یہ شافعی ساتریں میں

ف الار لئے د

ابی حقيقة العبد اور

اسطوریں میں بلطفتی

الشا فعی میں

الثانیة وابن

دفتی العید

فی الساقعۃ

والسابقی فی

الشا منتهیہ

له نوابی الشاسیں میں دفتار

السعاد کا جواب

لے حسن الماحضۃ للسیوطی ج ۱ ص ۲۵۷

۲۵۷ و تاریخ ابن خلکان ج ۲ ص ۲۵۷ والاسفار

لابت عبد البر مکتب

کتابہ علیہ

کلهم شافعیہ

(مفتاح السعادہ ج ۲ ص ۹۵)

اجمیں الاصلاح دار اعلوم ندوۃ العلماء

میں

توییحی خطبات کا پہلا اور شاندار حلیسہ

یہ ازان مولانا سید ابوالحسن علیؑ ماجد
بیم۔ مدینہ بندرگاہ میں بھول ہنپی کے جس دن
غدوی نے اپنی افتتاحی تقریر فرمائی، تقریر برایا دل پر
کریں۔ مولانا کی صفات اور دو کے زندہ جاودی مطلب سبوب
حقایق اور اسلامی کی صفات اور اذکار کے زندہ جاودی مطلب سبوب
ادب مولانا عبد الماحمد ماجد رضا ایام صدر حلبی مولانا عبد الماحمد
نگار کی حیثیت سے ہے، طنز نگاری احتفاظ ادب میں
نمازک ترین چیز ہے، اگر ایک ادب کا مزار بحیث طور پر ادا
الیٰ الحسن علیؑ میں اس کی نزاکت سے واقعہ ہنسی تو اس
ندوۃ العلماء کے اساتذہ کرام کے ساتھ موزیں ہمہ کے ایک
قابل قدر عظیم افراد خوا، ان میں قائل ذکر جیسے احمد
صاحب مدینی سائبی نعمیر بیک نیکیش عثمان علی خان حب
مریٹ بیک پویس، یوسف علیسا حب ریاض اکبر نیکیش ہدایت
جیسی ماجد دپی سکریڑی یوپی گورنمنٹ، مصباح الدین
صاحب لقوی، ریاض اکبر نیکیش یوشیہ خاں عجمی احمد صاحب
صلیعی سائبی رحیڑا سلمونی نیکیش، نواب حسین علیگاہ،
خان ماجد شزادی، ذکر عابد الحمد صاحب خاں جعفر علیقوی
صاحب دریا آبادی، انتظام حسین صاحب پرنسیل اسلامی
کاری، الجم محمد صاحب ممتاز اسکنڈری اسکوں، حکیم
میر ازمیں صاحب ندوی پرنسیل تکمیل الطبع کاری، حکیم
عبد اللہیف صاحب فلسی، جبار یوسف صاحب احمد صاحب
مولانا اولیس صاحب ندوی نے اجنبی اصلاح
کا تعارف کرتے ہوئے بتایا کہ جنہی طبلہ کی دستی ماعنی
فکری، ادبی، علمی، شوغازکری تھے، انجمن کا مقصد و میہد
ہے کہ طبلہ کو عملی زندگی میں دشواریاں نہیں کریں کہ میں
کم پیش آئیں۔ حقیقت نہیں کہ نویں نظر خود جناب تیری
صاحب کا ہے۔

بیس اس مقام کا عنوان کرنے کا اگر جائز ہوتا تو
کہتا "علی گڑھ کا پاسامنہ وہ کے نام" رشید ماجد
ناتھ علی گڑھ کے، آپ کی مجلس نائب دنیا نہ وہ ندوہ
کی، علیگاہ صدرا زندہ وہ کے دریان نہ وہ بیگانگی ہے ن
وہ دوری، جو فرض کری گی کہا ہے، راجہن الگ میں دریانی
منزہ بیس بھی الگ، لیکن دو فوں کی ایک ہی منزل مقصود،
با، یکیوں کے اعتبار سے بھی ایک مقام کھتی ہے۔ رشید
صاحب کو اشد نیاز و قابل نے ایک در مندل دیا ہے
کہ ایک نے لا سبیری اور لیسا برفری کو اپنایا اور مسئلے اپنا
دل محرب و محربت الکایا، اور اسے کا فطرت بذری کے
بسامی اور اس ایت کے قیادت نہیں حضرت اکبت کیافما
کی طرف بڑھ رہا ہے اس سے میں بہت خالق ہوں، رشید
صاحب نے عزیزان ندوہ کے نام "میں اپنی وقت نکر
دماغی تو زدن اور ایک دوسرے کے خلاف ہونا چاہیے
یہ انجمن طبلہ کی عملی زندگی کی حقیقت ایڈن دار ہے، تو سیمی
خطبات کا جو سلسلہ ترویج ہو اے، اس کا مقصد ہے
کہ شرقي و غربی علم کے فضلاء اپنے علمی و علمی تحریکات
طبلہ کے ساتھ پیش کریں، چنانچہ پماری اس آہار پر لیکے ب
سے پہلے سو وسان کے ایڈن ایڈن ایڈن ایڈن ایڈن ایڈن
صلیعی نے ہم اور یہ مخالف مرمت فرمایا اس پر ہم ایں کے
ٹکر لگادیں۔

باقیہ ابتدی حلیسے

باقیہ اس کیا ہے اور اپنے علم و حکمت کے ذریعے
یہ راہ ہر اس شخص کے لئے اس کو دنیا سے بے جا وار
ہے اس کو اپنا چاہے۔

ابن النفس نے علم و تحقیق کا جو بیش بہا ذیجہ
انسیت کے لئے پیش کیا ہے۔ اس پر خود اس کو کتنا
اعتماد تھا۔ یہ ان کے قول سے ظاہر ہے، لکھتے ہیں، اگر
بھوکی اس کا یقین نہ ہوتا کہ میری کتاب میں دس یا ہزار
بد باقی رہیں گی تو میں ان کو کبھی نہ لکھتا۔

وفات

باقیہ اس کی وفات، ان کی وفات
کے کچھ دیر پہلے میراب پیش کی گئی اس پر بیز کار
لکھم نے یہ کہہ کر شکراندی کی میں اسی دنیا کے
مال ہی میں ملتا پسند ہنسیں کرتا کہ میسے پیش میں
ایک قطرہ بھی شراب ہو۔

وہ عالم جس نے اسلام کی آنونش میں لکھ
کھوئی، علم حاصل کی اور اپنی زندگی کو خدمت
کے لئے وقف کر دیا، ایسی چھ بیویم کی بیانی
کے بعد ارادتی القده میں مطالعی تھی
کو عالم بقا سردار گیا۔

باقیہ بدی "یہودا یوں تک خفیہ تحریک"

گوآہت آپسے انہوں نے سلا میں آں عین کی کمزوری
سے نامہ اٹھا کر اپنے کو غصبو طکرنا شروع کر دیا، یہاں
یک کر جب انہوں نے سلطان عبد الحمید تانی کو ک
ملکیتیں کے مٹلے پر انہی کرنا چاہتا اور وہ کسی طرح
راہنی نہیں ہو سکے تو سارا جی ٹھافتے سے سازش
لیکن خلپر کی تراش خراش میں بالکل سورپیسا ہی کی
ایسی کریڑی کے فرضیہ یہ سترات علی ندوی مختصرہ زم
خطبات ایجاد کی جو عالم اصلاح نے ایجاد دیے، اور ملک جس د
خوبی اعتماد پیدا ہوا۔

منصور نہیں ندوی (رجوپالی)
نااظم
جیز الاصلاح دار العلوم ندوہ الخالیہ
کھنڈ

"باقی آئندہ"

حضرت مولانا محمد لویصف صاحب

تالیف

مولانا محمد شافعی صاحب نی (ایڈٹر بانہ ام زیوان)

الحمد للہ کہ ایک عورت جس کتاب کا شاکری ہے جسیں سے انتظار کر رہے تھے جیکر تار
ہو گئی ۲۰۲۶ء میں اس کے آٹھو سو صفحات پر مشتمل اس علمی کتاب کی جلدی خصوصیات درج ہیں ہیں۔

* کتاب از اول تا آخر حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مظلوم کی زندگانی مرتب کی گئی
ہے، اور صوصوف ہی کے قلم سے کتاب پر ایک مسیو موقودت دے رہے ہے۔

حضرت مولانا ایاس ماجد رحمۃ اللہ علیہ اور خاندان کا نجد و بخشش کے حالات کے
ساخراست، حضرت شیخ احمدیت مظلوم احوالی کے حالات زندگی جنہیں خاص طور پر حضرت مولانا یہ
ایو احسن علی ندوی کی مظلومتے جسے خرازیا ہے۔

کتاب کا انتہا، خود صاحب سوانح کے مکاپیب، مستند ترین حضرات کی دو ایسیں اور جھوٹیں
سے حضرت شیخ احمدیت مظلوم احوالی کی تحریری یاد دشمنیں ہیں۔

* یہ عظیم کتاب اسحاقہ ایوب مشتمل ہے اسکے مکمل سوانح حیاتِ مسلمان دستا زیر
بجا عتوں کے جاہد و اور سفروں کی سرگزشت کی ایک ایمان افراد تاریخ ہے۔
عورہ کا غذہ، بہترین طباعت جلدی گئیں اس خوبیوں سے زندگا کرد، پوش
قیمت

ملنے کا پہلہ مکتبہ دار اعلوم ندوہ العلماء

باقیہ الاصلاح کا جلد

باقیہ اس کے مہم و کیل عبید اللہ جان مر جم پڑھوں کو اب
کی فرحت آفریں تھر کے جو جاہب بھی سیو صاحب
کے مشہور دکیل عبید اللہ جان مر جم پڑھوں کو اب
بھی یاد ہوں گے عقائد یہاں علیہ دین مذکوہ طبقہ گوش
لیکن خلپر کی تراش خراش میں بالکل سورپیسا ہی کی
ایسی کریڑی کے فرضیہ یہ سترات علی ندوی مختصرہ زم
خطبات ایجاد کی جو عالم اصلاح نے ایجاد دیے، اور ملک جس د
خوبی اعتماد پیدا ہوا۔

منصور نہیں ندوی (رجوپالی)
نااظم
جیز الاصلاح دار العلوم ندوہ الخالیہ
کھنڈ

"باقی آئندہ"

جعفر اعظم میسرا

مراسلہ ازد و ترجمہ مجلس انتظامیہ

خالزادہ شاہی، گورنمنٹ کی امداد اور اہل حیر حضرات کے عظیموں سے
کسی نہ کسی طرح ماہدار موائز کی بجائی پیدا ہوئی تھی، لیکن متین حالات کے
پیش نظر اب اس کی بغاو کا سوال بھی پیدا ہو گیا ہے اس لئے یہ اپیل صب
تعصیہ کیلئے انتظامی شانہ کی جاری ہے، اہل حیر حضرات سے بالخصوص اور
عامتہ المسلمين سے بالعموم ارباب حامہ ملکتھی ہیں کہ اس نازک موقع پر باور
نظمیہ کی کا حقہ اعانت فرمائیں جو تقریباً سو سال سے اجرا، علوم دین کا
مشہور مرکز رہا ہے اور اس کے چیزوں سے پروردگار طالب فضیلاب ۳۰ کرہندو
بیرون ہند میں تعلیم کا پروگرام کر رہے ہیں۔

فقط

محمد ولی اللہ مفتی محمد جامعہ

نڑوی برادری کی خدمت میں

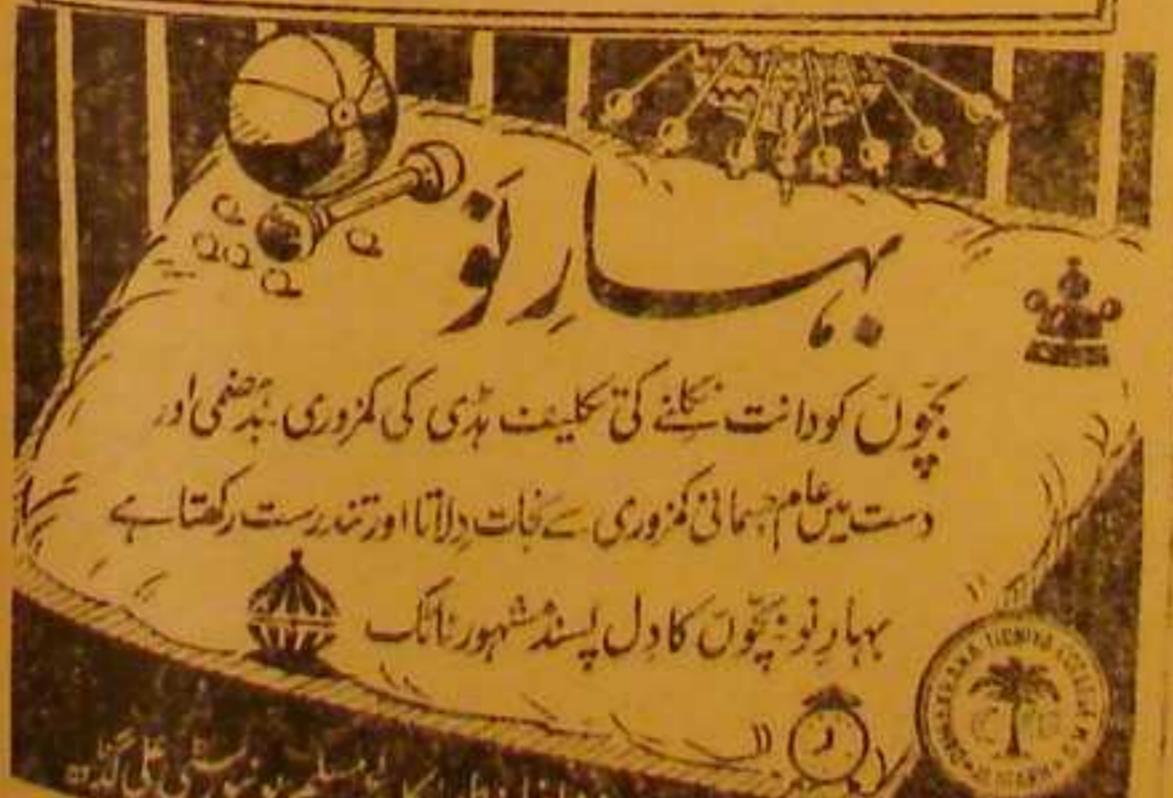
کرمی ————— السلام علیکم رحمۃ اللہ
دارِ ایوم ندوہ ملکتھا کے گھنٹوں کی
نڑادماشانہ اشتہبہت بڑی ہے لیکن افسوس کہ کثیر حضرات کا یہاں
جانے کے بعد اپنی نادر علمی کے ساتھ رابطہ باقی نہیں رہا ہے۔

دارِ ایوم چاہتا ہے کہ اس سے فارغ و مستفید ہوئے
حضرات بھائیوں اور اس سے والبط قائم بھیں جس کا مقصد یہ ہے کہ ان کی
رینی ہدایت میں اپنیں حسب صورت مشورہ دیا جاسکے اور بوقت صرف
اعظیں کسی مناسب نہادت میں لکھا جاسکے۔

ابیسے تمام حضرات سے بودار علم سے فراغت حاصل
کر چکی ہیں، درخواست ہے کہ وہ اپنے مشاغل اور مکمل پڑتے سے
مہترم دارِ ایوم ندوہ ملکتھا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

والسلام

محمد اسحاق علیقی عنہ
مہتمم دارِ ایوم ندوہ العلماء لکھنؤ



رسول احمدیاں (۱۱) اودھ جزیرہ اسلوک میں آباد رکھنے
کے لئے تقریباً ۲۵ پروردگار ہیں۔ جامعہ انتظامیہ نہاد کی مددوک جائز دلوں کے لئے اور
خوبیوں کی صورت میں اس کی مددوک جائز دلوں کے لئے اور دیگر امور میں مددوک جائز دلوں کے لئے

لہبیع اللہ الرَّحْمَن الرَّحِیْم
الحمد لله وَسُلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَى عَبْدِهِ الْأَنْصَارِ صَطْفِي
جنوبی ہند میں جامعہ انتظامیہ بالعموم علوم عربیہ اور بالخصوص دینیات کی علمی
تعلیم کا ایک دینی تاریخی ادارہ ہے: جہاں ابتدائی تعلیم سے لیکر مدرسی (ایم ۱۱) تک
سر اسالہت تعلیم میں علاوہ جا ہوتی ہے تاک علوم عربیہ و دینیہ
کی خالصت و اشاعت جاری رہے۔ جامعہ نہاد میں باقاعدہ امتحانات قائم اور
کامیاب طلبہ کو درج و اسناد میں جائے ہیں، طلبہ سے کسی قسم کی غیرہ نہیں
لی جاتی۔ نی اوقت (۱۹۶۸) ناد مدرسی تعلیم کے قیام و طعام اور ان کے کمپرنسی و دیگر
مزدویات کی فراہمی کا بارہ جامعہ برداشت کرتی ہے: جامعہ اپنی افادیت کے بسط پر اس اور
بیرون ہند میں شہر کی حامل ہے، انقلابیان بخارا، پنجاب، برکت آن وغیرہ سے طلباء
تحقیق علم کے لئے آتے اور فریزاد دا پس ہو کر علوم دین کی خدمت میں مشغول رہتے،
تقریباً آج سے ایک صدی قبل انگرزوں کے بغیر اسلامی برحق ہوئے اڑات سے
لہجہ کو بچانے کیلئے حضرت علام حافظ تھہراواز ارشاد الحافظ پیغمبرت جنگ علی الہرین
اس ادارے کی تاسیس فرمائی تھی، حضرت محمد رحیم برکار غفران مکان اور حضور فضل
مکان کے ایسے اتنا ذائقہ کہ جن کی علیت دا احترام کی یاد کو ہر دشمن اپنی آخری
عمر تک بھی زخمیلاں سکے نہیں اور اسی تعلیم سے حضور خلد مکان جامعہ انتظامیہ کے
سرپرست اعلیٰ رہے ہیں اور جن کی تو جیات عالیہ کی بدلت جدید حکومت میں
جامعہ کیلئے ایک شاندار عمارت تیار ہو گئی تھی، مہاجنہ ۲۵ نہار کی امداد بھی
منقول فرمائی گئی تھی اور دیگر جامعات کی طرح اس کی بھی مدرسی یعنی نظر تھی
کہ انقلاب حکومت کے باعث غشت بدال گیا۔ مہاجنہ ۲۵ نہار کی امداد بھی
ہو گئی اور پرہلائے ۱۶ نہار کی جو امداد جاری ہوئی تھیں دہ بھی اب معاں سے
چند ہے، پہنچنی سے مال ہوئی جو جھٹ کھوار کی وجہ سے آئیں ہیں چیز
منظر صاحب نے اس کی اجرائی کیلئے بجوری کا فہرست خرمایا ہے۔

جامعہ انتظامیہ اپنے اغواہن و فنا صدر کی بغاو میں حتی الائمن کوشاں سے تعلیم
و تعلیم میں کسی قسم کی تخفیف نہیں کی گئی بلکہ مدد و مکافات کے دیگر دینی مدارس کے مقابلہ میں
جامعہ نہاد کے تین طالب علم مركبی حکومت دہی سے منتخب ہو کر جامعہ برداشت
اعلیٰ ترقی حاصل کر رہے ہیں۔

اصحاح انقلاب حکومت کے بعد سے جامعہ مالی مشکلات میں بدلے ہے
خیریہ اس صدور غلہ مکان کی سر پرستی نہیں جو جامعہ برداشت
خرج تھا ۲۵ پروردگار ہیں۔ جامعہ انتظامیہ نہاد کی مددوک جائز دلوں کے لئے اور
کامیاب تقریباً ۲۵ پروردگار ہیں۔ جامعہ انتظامیہ نہاد کی مددوک جائز دلوں کے لئے اور دیگر اس